لــٰـــ کیونکہ وہ ان کی جنس سے ہوتا، لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو ان کا ملائکہ میں سے رسول کو طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے"! (حاشیہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی)

——— مولانا! آیت بتا رہی ہے کہ رسول کا اسی جنس میں سے ہونا لازمی ہے، جن کی طرف اسے مبعوث کیا جاتا ہے... مولانا نعیم الدین مراد آبادی بھی آپ کو یہی بات سمجھانا چاہ رہے ہیں! — اب تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر مان کر اپنے دعویٰ "نور من نور اللہ" سے باز آجائیے، ورنہ یا پھر آپ کے تمام رسولوں کو "نور من نور اللہ" تسلیم کیجئے — العیاذ باللہ! — نقلِ کفر، کفر نہ باشد!

علاوہ ازیں قرآنِ مجید میں "رَسُوْلًا مِّنْهُمْ" اور "رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ" کے الفاظ وارد ہیں (چند آیات ملاحظہ ہوں) جب کہ آپ "نور من نور اللہ" پر مصر ہیں ——— یہ قرآنِ مجید کی اتباع ہے یا اس کی تکذیب؟ ——— قرآنِ مجید سے ہدایت طلب ہو رہی ہے، یا خود قرآنِ مجید کو ہدایت عطا (فرمائی) جا رہی ہے؟ ——— کیا "اہلِ سنت" اسی کو کہتے ہیں؟ ——— یہ چند الفاظ آپ کے پورے رسالہ "ذکر میلاد" کا جواب ہیں! ——— بلکہ ہدایت اگر مطلوب ہو تو اسی قدر سوچ لینا کافی ہے کہ ایک طرف آپ "نور من نور اللہ" کے دلائل دے رہے ہیں، دوسری طرف رسالہ کا نام "ذکر میلاد" ہے ——— کیا اللہ کا نور بھی پیدا ہوا کرتا ہے؟ ——— مولانا! آپ نہ جانے کہاں گھوم پھر رہے ہیں؟ شرک کے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل ہی نہیں فرمائی (مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ)!

——— اور اب بلا تبصرہ، ورنہ بات بہت طویل ہو جائے گی!

* سورۃ البقرۃ میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا کے سلسلہ میں ذکر ہوا:

"رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ——— الآیۃ" (آیت ۱۲۹)

"اے رب ہمارے اور بھیج ایک رسول انہیں میں سے"!

(ترجمہ مولانا احمد رضا خاں)

* سورۃ آلِ عمران، آیت ۱۶۴ میں ہے:

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ـ الآیۃ"

"بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول[لــٰـــ] بھیجا......"!

(ترجمہ مولانا احمد رضا خاں)

لــٰـــ سید عالم خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم" (حاشیہ مولانا نعیم الدین)

* سورۃ الفرقان میں مذکور ہے:

"وَ قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَ يَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ـــ الآیۃ"

"(کفار اعتراض کرتے ہوئے) بولے اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے" (ترجمہ مولانا احمد رضا خان)

پھر اسی سورہ کی آیت ۲۰ میں ہے:

"وَ مَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ يَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ـــ الآیۃ"

"اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے"

"؎ یہ کفار کے اس طعن کا جواب ہے جو انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا تھا کہ وہ بازاروں میں چلتے ہیں کھانا کھاتے ہیں یہاں بتایا کہ یہ امور منافی نبوت نہیں بلکہ یہ تمام انبیاء کی عادت مستمرہ تھی لہٰذا یہ طعن محض جہل و عناد ہے"

(حاشیہ مولانا نعیم الدین)

- سورۃ التغابن میں مذکور ہے:

"فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا ـــ الآیۃ" (آیت ۶)

"تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے؎ تو کافر ہوئے......" (ترجمہ مولانا احمد رضا خان)

"؎ یعنی انہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ کمال بے عقلی و نافہمی ہے پھر بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کر لیا"

(حاشیہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی)

- سورۃ النحل، آیت ۴۳ میں ارشاد ہوا:

"وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ ـــ الآیۃ"

"اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد؎ جن کی طرف ہم وحی کرتے رہے"

(ترجمہ مولانا احمد رضا خاں)

"؎ شانِ نزول: یہ آیت مشرکین مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اس طرح انکار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے انہیں بتایا گیا کہ سنتِ الٰہی اسی طرح جاری ہے ہمیشہ

"ں نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بناکر بھیجا" (حاشیہ مولانا نعیم الدین)

* سورۃ الحج، آیت ۷۵ میں ہے:
"اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ــــ الآیۃ"
"اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول[۱] اور آدمیوں میں سے[۲]"
(ترجمہ مولانا احمد رضا خان)

"[۱] مثل جبریل و میکائیل وغیرہ کے"
"[۲] مثل حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت سید عالم صلوۃ اللہ تعالیٰ علیہم و سلامہ کے شان نزول یہ آیت ان کفار کے رد میں نازل ہوئی جنہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ بشر کیسے رسول ہو سکتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ مالک ہے جسے چاہے اپنا رسول بنائے وہ انسانوں میں سے بھی رسول بناتا ہے اور ملائکہ میں سے بھی جنہیں چاہے"

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا، کفار کو غلطی یہ لگی تھی کہ وہ "بشر کے رسول ہونے" پر متعجب تھے جب کہ ہمارے یہ مخاطب "رسول کے بشر ہونے" پر متعجب ہیں ـــــ نتیجہ دونوں باتوں کا ایک ہے! ـــــ طرفہ یہ کہ ان کے اعلیٰ حضرت، مولانا احمد رضا خان بریلوی ترجمۃ القرآن میں کہتے ہیں: "انہیں میں سے ایک رسول بھیجا" ـــــ مولانا نعیم الدین مراد آبادی حاشیہ میں وضاحت فرماتے رہیں کہ: "یہ رسول سید عالم خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں" ـــــ لیکن یہ اپنی ہی ہانکتے چلے جائیں "اب ان کی جرأت عقائد والے سب سے بڑے اہل بدعت ہیں" ـــــ آہ!

کہ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے!

ـــــ سچ ہے، جنہوں نے رب کے قرآن کو بالائے طاق رکھ دیا، وہ بندوں سے وفا کیا نبھائیں!

قرآن مجید کے بعد اب احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بشریت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ "تابیر نخل" (کھجوروں کو پیوند کرنے) کے واقعہ میں ارشاد ہوا:
"انما انا بشر" (صحیح مسلم، بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۹)
"میں ایک بشر ہوں"

۲۔ خطبۂ غدیر خم کے دوران فرمایا:

"ایّھا النّاس انّما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربّی" (صحیح مسلم، بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۵۶۸)

"اے لوگو، بیشک میں بشر ہوں، قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا ایلچی آجائے!" ــــــ (دنیا سے رخصتی کی طرف اشارہ ہے!)

۳۔ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں ارشاد ہوا:

"انّما انا بشر وانّکم تختصمون الیّ ــــــ الحدیث" (صحیحین، بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۶)

"تم میرے پاس اپنے جھگڑے لے کر آتے ہو اور میں ایک بشر ہوں......!"

۴۔ سجدہ سہو کی مشہور حدیث میں فرمایا:

"انّما انا بشر مثلکم انسیٰ کما تنسون" (صحیح بخاری، بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۹۲)

"میں ایک بشر ہوں، اسی طرح بھول جاتا ہوں، جس طرح تم بھول جاتے ہو!"

۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

"انّ محمداً بشر یغضب کما یغضب البشر" (صحیح مسلم)

"بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر ہیں، جیسے بشر کو غصہ آتا ہے، اسی طرح آپؐ کو بھی غصہ آتا ہے!"

۶۔ آپؐ ہی فرماتی ہیں:

"وکان بشراً من البشر" (مشکوٰۃ صفحہ ۵۲۰)

"آپؐ آدمیوں میں سے ایک آدمی تھے!"

● ــــــ کتاب و سنت کی صریح نصوص کے بعد دیگر دلائل کی ضرورت تو باقی نہیں رہ جاتی، لیکن علامہ صاحب چونکہ بزرگوں کی لازمی اتباع کے قائل ہیں، لہٰذا اتمامِ حجت کی خاطر ان کے اقوال بھی ذکر کیے دیتے ہیں ــــــ ان میں سے بعض وہ ہیں کہ جن کے اقتباسات علامہ صاحب نے مسلکِ اہلسنت و جماعت کو حق ثابت کرنے کے سلسلہ میں جلی سرخیوں کے ساتھ اس کتابچہ میں نقل کیے ہیں:

۱۔ امام ابن ہمام حنفیؒ "مسامرہ" میں لکھتے ہیں:

"انّ النبیّ انسان" (صفحہ ۲۰۵)

"یقیناً نبی انسان ہی ہوتا ہے!"

۲۔ شرح عقائد نسفی میں ہے :

" قد ارسل اللہ رسلاً من البشر الی البشر "

" بلاشبہ ، اللہ تعالیٰ نے انسانوں ہی میں سے انسانوں کی طرف رسول بھیجے "

۳۔ پیر سید علی بن محمد جرجانی " شرح عقائد ص۲۰ " پر لکھتے ہیں :

" الرسول انسان بعثہ اللہ الی الخلق لتبلیغ الاحکام "

" رسول انسان ہی ہوتا ہے ، جسے اللہ تعالیٰ تبلیغ احکام کی خاطر مخلوق کی طرف مبعوث فرماتا ہے "

۴۔ جب کہ حاشیہ میں لکھا ہے :

" و تقییدہ بالانسان لان الرسول لایکون الا بشراً "

" انسان ہونے کی قید اس لیے ہے کہ رسول بشر ہی ہوتا ہے "

۵۔ امام غزالی فرماتے ہیں :

" برہان و عقل و تجربہ معلوم شد کہ ایں بہ پیغمبران مخصوص نیست چہ پیغمبر ہم آدمی است "

" قل انما انا بشر مثلکم " دلیل اوست " (کیمیائے سعادت امام غزالی)

" عقل و تجربہ نیز برہان سے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ انبیاء کے ساتھ خاص نہیں ہے ، کیونکہ پیغمبر بھی آدمی ہی ہوتا ہے اور " قل انما انا بشر مثلکم " اس کی دلیل ہے "

——— علامہ صاحب ! یہ حضرت آپ کے ممدوح ہیں اور آپ کے کئی بچے " کیمیائے سعادت " ہی کے مسودہ پر جہاں مسلک حق " اہل سنت و جماعت " کو تبلاتے ہیں ، وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کے بھی قائل ہیں ، اب تبلایئے کہ اہل سنت کون ہے اور سب سے بڑا اہل بدعت کون ؟ ——— ہم فیصلہ کا مکمل اختیار آپ کو دیے دیتے ہیں ، تاہم فیصلہ کرنے سے قبل یہ سوچ لیجئے گا کہ آپ نے انہیں " رحمۃ اللہ علیہ " لکھا ہے !

۶۔ علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی فرماتے ہیں :

" بشریت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام از قول سید ولد آدم ثابت دلیل آں قولہ تعالیٰ :

" قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ " (فتاویٰ جلد دوم)

" بشریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود آپ ہی کے قول سے ثابت ہے اور " قل انما انا بشر مثلکم " اس کی دلیل ہے "

۷۔ قاضی عیاض "شفا" میں بشریتِ رسولؐ ثابت کرنے کے سلسلہ میں دلائلِ قرآنیہ ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"فمحمد وسائر الانبیاء من البشر ارسلوا الی البشر"
(القسم الثالث)

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام بشر تھے اور بشر ہی کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے"۔
(دیکھیے تکمیل الایمان شیخ عبدالحق ص۳)

۸۔ صاحبِ قصیدہ بردہ امام شرف الدین بوصیری اپنے قصیدہ میں کہتے ہیں:

"فمبلغ العلم فیہ انہ بشر وانہ خیر خلق اللہ کلھم"

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے ہمارے علم کی انتہا یہ ہے کہ آپ بشر اور تمام مخلوق سے بہتر ہیں"۔

۹۔ امام شیخ ولی الدین ابن العراقی ایسے شخص کے بارے میں، جو حضور اکرمؐ کی بشریت پر ایمان نہیں رکھتا، لکھتے ہیں:

"فلاشك فی کفرہ لتکذیبہ القرآن وجحدہ ما تلقتہ قرون الاسلام خلفاً عن سلف"۔ (مواہب لدنیہ مقصد سادس، نوع ثالث ص۲۶)

"ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں، کیونکہ اس نے قرآن کی تکذیب کی اور ایک ایسی حقیقت کا انکار کیا، جس کو سلف سے خلف تک تمام قرونِ اسلامیہ نے قبول کیا"۔

۱۰۔ امام بزازی حنفی فتاویٰ بزازیہ ج۶ ص۳۲۲ میں لکھتے ہیں:

"لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر"

"...... کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں"۔

۱۱۔ "فصولِ عمادیہ" میں ہے:

"ومن قال لا ادری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انسیاً کان او جنیاً یکفر"۔

"جس نے کہا، خدا جانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے یا جن؟ وہ کافر ہوگیا (یعنی یہ یقین رکھنا کہ آپ انسان ہی تھے، شرطِ ایمان ہے ---- شک کرنے والا کافر ہے)"۔

۱۲۔ علامہ شامی حنفی فرماتے ہیں:

"وحاصله انه قسم البشر الی ثلاثة اقسام، خواص الانبیاء"

(حاشیہ درمختار)

ماحصل یہ کہ اس نے بشر کی تین قسمیں گنوائی ہیں، جن میں سے ایک خاص قسم انبیاءؑ کی ہے۔"

۱۳۔ امام زرقانی نے مواہب لدنیہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی میں سے ایک نام "بشر" بھی لکھا ہے (ج ۳ صفحہ ۱۲۳)

۱۴۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی "مدارج النبوت" باب ہفتم میں اسی طرح لکھا ہے —— یہ حضرت آپ کے ممدوح بھی ہیں، انہیں آپ نے "شیخ محقق علی الاطلاق بالاتفاق شارح مشکوٰۃ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ" لکھا ہے، اور پھر زیرِ نظر کتابچہ میں صفحہ ۱۲-۱۴ پر مسلکِ اہلِ سنت و جماعت کو حق ثابت کرتے ہوئے ان سے بھی بائیس سطری طویل اقتباس نقل فرمایا ہے۔ تاہم یہ بھی بشریتِ رسولؐ کے قائل ہیں —— یعنی بجائے اس کے کہ آپ ان کی بات مان لیتے، الٹا یہ بھی آپ کے فتویٰ "سب سے بڑے اہلِ بدعت" کی زد میں آگئے ہیں کہ

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو!

—— اور مولانا! آپ کی ایک نسبت مجدد الف ثانی کے حوالے سے مجددی بھی ہے۔

نیز آپ نے اپنے کتابچہ کے منزا انہیں "حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ" لکھا ہے — ان کے مکتوبات کو "مکتوبات شریف" قرار دیا، اور بطورِ استشہاد ان سے بھی دو اقتباس نقل فرمائے ہیں —— آئیے دیکھئے۔ بشریتِ رسولؐ کے بارے یہ مکتوبات شریف کیا کہتے ہیں؛

۱۵۔ مکتوب ۴۴ بنام میر محمد نعمان میں ہے:

"اے برادر، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باآں علو شان بشر بود!"

"اے بھائی، اس بلندی و رفعت کے باوصف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر تھے!"

۱۶۔ مکتوب ۱۶۴ بنام محمد علی نعمان میں ہے،

"حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ حبیبِ خود را صلی اللہ علیہ وسلم بہ آکد وجہ امر مے فرماید باظہارِ بشریتِ خود کما قال سبحانہٗ و تعالیٰ "قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی" و اتیان لفظ "مثلکم" از برائے تاکید بشریت است!"

"اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشریت کے لیے بڑی تاکید فرمائی، جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا" قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰٓى اِلَيَّ :
(میں تمہاری طرح بشر ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے)۔۔۔ لفظ" مِثْلُكُمْ" بشریت کی تاکید کے لیے ہے"!

آہ! ——

سنہ اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو!

مولانا! آپ نے دیکھ لیا، بشریتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قائلین کو "سب سے بڑے اہلِ بدعت" لکھ کر آپ نے رب سبحانہ وتعالیٰ، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ، نیز اپنے ممدوحین، سب کے حق میں گستاخی کی اور کتاب و سنت کو جھٹلا دیا ہے —— حالانکہ اہلِ سنت وہ ہیں، جو وہی کہتے ہیں، جو کتاب و سنت کہتے ہیں —— اور سب سے بڑا اہلِ بدعت وہ کہ جو کتاب و سنت کی مخالفت کرتا ہے —— اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سبق دینے کی جسارت کرتا، انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کے عقائد پر طعن کا مرتکب ہوتا اور اہلِ حدیث کی برائی و بدگوئی کا عادی ہوتا ہے!

ناظرا بنِ مناظر صاحب! —— اس مضمون کا ایک ایک فقرہ آپ پر قرض ہے —— یا تو اس کی تحریری، مطبوعہ جواب دیں، اور یا پھر رب کے حضور تائب ہو کر مسلکِ حق اہلِ سنت اختیار کریں! —— ہاں یہ دوسری صورت ہماری تمنا بھی ہے، آرزو بھی اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعا بھی:

اللّٰھم ربّنا" اھدنا الصراط المستقیم ، صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضّالّین" —— و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، و صلّی اللہ تعالیٰ علیٰ رسول خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین —— آمین!

(وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ، ان شاء اللہ)